اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی - ایڈیٹر "الحکم"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و سوانح مرتب کرنے کے باب میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" نے جو خدمات سرانجام دی ہیں - وہ نہایت ہی قابلِ قدر ہیں - وہ اب تک اس سلسلہ میں کئی مجلدات شائع فرما چکے ہیں - اور آئندہ کے متعلق بھی وہ اس کام کو باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا چاہتے ہیں - مگر افسوس کہ جماعت کے دوستوں نے ان سے پوری طرح تعاون نہیں کیا - اگر احمدی احباب ان کتب کو خرید لیں - جو جناب شیخصاحب اس سلسلہ میں اب تک شائع کر چکے ہیں - تو یہ مالی مدد انہیں آئندہ کے لئے اس کام کو جاری رکھنے میں بہت کچھ سہولت بہم پہنچا سکتی ہے - بہر حال جماعت کو اس اہم امر کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے - اور شیخصاحب کو محض رضائے الٰہی کی خاطر اس کام کو جلد سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے ؎

ہمیں یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی - کہ جناب شیخصاحب اب پھر اس کام کو شروع کرنا چاہتے ہیں - اللہ تعالےٰ ان کے ارادوں میں برکت ڈالے - اور جماعت کے دوستوں کو توفیق عطا فرمائے - کہ وہ اس کارِ خیر میں ان کا ہاتھ بٹائیں - ذیل میں حضرت شیخصاحب کی اس کے متعلق تازہ تحریک درج کی جاتی ہے - (ایڈیٹر)

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ و سوانح کا جو سلسلہ شروع کیا تھا - اس کے متعدد نمبر شائع ہو چکے ہیں - میں نہایت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں - کہ باوجودیکہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی مختلف تقریروں میں دوستوں کو توجہ دلائی - اور اس کی اہمیت کو اس حد تک واضح کیا - کہ ہر احمدی کے گھر میں اس کے موجود رہنے کی ضرورت بتائی - پھر بھی احباب نے عملاً اس پر توجہ نہ کی - یہ فرسودہ خیال ہے کہ میں اس سلسلہ کو جاری نہیں رکھ سکتا - کب دوستوں نے اس کی اہمیت کو سمجھا - اور کب میرے ساتھ عملی تعاون کیا - اور میں نے اس کام کو جاری نہ رکھا ؎

"الحکم" کے متعلق بھی ان کا یہی طریقِ عمل ہے باستثنائے بعض - میں اپنی ذات سے ایک کثیر رقم خرچ کرکے اسے زندہ رکھتا ہوں - اور شیخ محمود احمد اپنے اوقات اور صحت کی قربانی کرکے اسے زندہ رکھنے کی جانستاں کوشش میں معروف ہیں - میں آخری مرتبہ سیرت اور سوانح کے متعلق اعلان کرتا ہوں - کہ جولائی ۳۹ء سے باقاعدہ اس کے ماہوار نمبر شائع ہونے لگیں گے - انشاء اللہ العزیز ؎

"پیغامِ صلح" میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی لکھی ہوئی سوانح عمری کا اعلان کیا گیا ہے - اور ایک ہی شخص نے دو ہزار جلدوں کی اشاعت کا ذمہ لیا ہے - یہ سوانح عمری جس رنگ میں لکھی جائے گی - ظاہر ہے - اگرچہ اس کا مواد قبل بعثت کے واقعات اور حالات کی حد تک میری شائع کردہ سیرت و سوانح سے مفہوم بدل کر لیا جائے گا - اور "الحکم" کے ذخیرہ کو کام میں لایا جائے گا - مگر اس کی جو صورت ہوگی - وہ سلسلۂ حقہ خلافتِ راشدہ کی مخالفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کی تنقیص - ان تمام باتوں کے باوجود وہ یہ اعلان کر سکیں گے - کہ ہم گزشتہ تیس سال میں سوانح حیات بھی شائع نہ کر سکے - اس لئے میں نے خدا تعالےٰ کے فضل و رحم پر بھروسہ کرکے عزم کر لیا ہے - کہ اس سال کے آخیر تک کم از کم چھ سو صفحے شائع کر دیئے جائیں ؎

میں اس امر کا بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں - کہ بعض احباب "الحکم" کے فراہم کردہ ذخیرہ پر مجری طرح سے تصرف کرتے ہیں - اور اپنی کسی محنت کے بغیر اس کے جمع کردہ ذخیرہ سے مالی استفادہ کی صورتیں پیدا کرتے ہیں - میں نے آج تک اس پر نوٹس نہیں لیا - لیکن آئندہ کے لئے شخصی طور پر کسی شخص کو میری تحریری اجازت کے بغیر ایسا کرنے کا حق نہ ہوگا - سلسلہ کا ادارہ تالیف و تصنیف اور "الفضل" کا ادارہ مستثنے ہیں - اس لئے کہ وہ قومی ادارے ہیں ؎

میں اس تحریک اشاعت سیرۃ میں صرف تیس دوستوں کو پکارتا ہوں جو ہر نمبر کی چھ کاپیاں خرید لیں۔ اور ہر انجمن سے توقع کرتا ہوں۔ کہ وہ انجمن کی طرف سے ایک کاپی خرید کریں۔ کسی سے کوئی پیشگی رقم نہ لی جائے گی اشاعت پر ان کی خدمت میں بذریعہ وی۔پی بھیجدی جائے گی۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے میری تحریک اشاعت قبر مسیح پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فدائیوں نے لبیک کہا تھا یہ تیس بزرگ میدان میں آئیں گے۔ میں نے اس مقصد کے لئے ایک مستقل ادارہ ادارہ سیرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) دفتر الحکم میں قائم کر دیا ہے۔ اور اس کا اہتمام شیخ محمد ابراہیم علی عرفانی کے سپرد کیا ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت ان سے کی جائے۔ اس ادارہ کا کام حسب ذیل ہوگا۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور سوانح حیات کی اشاعت
(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی اشاعت۔
(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غیر مطبوع مضامین کی اشاعت۔
(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریروں کی اشاعت
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حالات

یہ پانچوں شق پہلے سے جاری ہیں ان میں کوئی جدید بات نہیں۔ البتہ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات یا غیر مطبوع تحریرات کے بلاکس بنوا کر چھاپے جائیں۔

اس سلسلہ میں جو لٹریچر پہلے سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق عنقریب الفضل میں اعلان شائع کر دیا جائے گا۔ تا کہ رعایتی قیمت پر احباب خرید کرلیں جو اس ادارہ کیلئے بطور سرمایہ ہوسکیگا۔ میں اسکے بعد اخبار میں کوئی تحریک بجز اسکے نہیں کرونگا۔ کہ جو احباب اسکی ضرورت سمجھ کر میرے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کرینگے انکے نام شائع کردوں اور خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کرکے کام شروع کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فدائی سر اٹھائیں کہ خدا تعالےٰ انکے اس فعل سے یقیناً خوش ہوگا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۵۳	جمال میر صاحب	بارہ مولہ کشمیر
۹۵۴	سید مسعود علی صاحب	دہلی
۹۵۵	محمد حسین صاحب	گورداسپور
۹۵۶	چراغ دین صاحب	"
۹۵۷	محمد بی بی صاحبہ	"
۹۵۸	فضل بی بی صاحبہ	"
۹۵۹	رحیم بی بی صاحبہ	"
۹۶۰	عبداللہ صاحب	شیخوپورہ
۹۶۱	محمد اسمٰعیل صاحب	کپورتھلہ
۹۶۲	عبداللہ صاحب	گورداسپور
۹۶۳	زرینہ جان صاحبہ	لاہور
۹۶۴	عبدالاحد صاحب	"
۹۶۵	غلام محمد صاحب	اٹاوہ یو۔پی
۹۶۶	عباد خان صاحب	جالندھر
۹۶۷	پیر محمود حسن صاحب	امرتسر
۹۶۸	غلام رسول صاحب	گجرات

احرار کو قادیان میں نام نہاد تبلیغ کانفرنس کرنے کی ممانعت

قادیان ۱۲ جون۔ کچھ عرصہ سے ان چند احرار نے جو جماعت احمدیہ کی مخالفت کو ذریعہ معاش بنائے ہوئے ہیں قد آدم پوسٹروں اور چھوٹے ٹریکٹوں کے علاوہ اخبارات کے ذریعہ بھی جس نام نہاد " احرار تبلیغ کانفرنس قادیان" کے متعلق شور مچا رکھا تھا۔ اور جس کے نام سے نہایت سرگرمی کے ساتھ روپیہ اور اجناس وغیرہ وصول کرنے میں معروف تھے آج ذمہ دار حکام کی طرف سے مقامی پولیس نے اس کے متعلق اعلان کر دیا۔ کہ احرار اس قسم کی کانفرنس قادیان اور اس کے ارد گرد آٹھ آٹھ میل کے حلقہ میں نہیں کر سکتے۔ اور ساتھ ہی ۳۰ جون تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔

احرار کی اس قسم کی کانفرنس سے جو غرض و غائت تھی وہ بالکل عیاں تھی۔ اور جس قسم کے اشتعال انگیز اعلانات وہ شائع کر رہے تھے۔ ان سے بھی معلوم ہو سکتا تھا کہ انکی نیت فتنہ و فساد برپا کرنے کی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ ذمہ دار حکام نے قبل از وقت خطرہ کو محسوس کرکے اس کے انسداد کے متعلق فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ اور احرار جس فتنہ کو بڑے زور شور سے دعوت دے رہے تھے اسے روک دیا۔

باوجود اس کے "تبلیغ کانفرنس قادیان" کا ڈھونگ رچانے والے احرار گھاٹے میں نہیں رہے۔ کیونکہ اس کانفرنس کے نام سے وہ دور و نزدیک سے جو روپے اور اجناس وغیرہ حاصل کر چکے ہیں وہ سب کی سب ان کے کام آئیں گی۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ امسال ۲۴-۲۵ جون ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ جلسہ کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا جائیگا۔ جہاں بجلی کے پنکھوں کا انتظام ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

خاکسار قاسم الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج حرارت تو نہیں ہوئی۔ مگر تا حال تکلیف کلیۃً رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

چند دنوں سے تجارکمیٹی قادیان کی طرف سے روزانہ اشیاء کے مناسب نرخ لکھ کر لگائے جاتے ہیں تا کہ تجار اور خریداروں کو خرید و فروخت میں آسانی ہو۔

آج صبح تھوڑی دیر خوب بارش ہوئی۔

ایک اور احمدی طالب علم کی شاندار کامیابی

امسال پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی Punjab State Medical Faculty کے آخری امتحان Final Year میں مسٹر محمد احمد احمدی سکنہ حسین پور امرتسر نے ۷۰۰ میں سے ۴۸۲ نمبر حاصل کئے اور تمام پنجاب میں اول رہے خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ شفاعت بائیبل کی روشنی میں

ان مسائل میں سے جن پر یورپین مصنف عرصۂ دراز سے اعتراض کرتے چلے آرہے ہیں۔ ایک مسئلۂ شفاعت بھی ہے۔ ان کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس عقیدہ سے قوتِ عملیہ کو مفلوج کر دیا گیا ہے۔ جب کسی کو یقین ہوگا۔ کہ خواہ میں کچھ کروں کسی کی سفارش سے سب کچھ معاف ہوجائے گا۔ تو وُہ گناہوں پر کیوں دلیر نہیں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو اس کی اصل شکل و صُورت میں دُنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اور بتایا۔ کہ نہ شفاعت کا وُہ مفہوم ہے۔ جو عیسائی معترض لیتے ہیں۔ اور نہ وُہ ہے۔ جو غلطی سے بعض مسلمان سمجھتے ہیں۔ کہ عمل کے بغیر شفاعت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ شفاعت تو یقیناً ہوگی۔ مگر اس کے لئے جس نے اپنے آئینۂ دل کو مصفّٰے کرنا شروع کر دیا۔ مگر ابھی وُہ اس جدوجہد کو ختم کرنے نہیں پایا تھا۔ کہ وُہ فوت ہوگیا ایسے شخص کے لئے خدا تعالےٰ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اجازت بخشے گا۔ کہ اس کے لئے شفاعت کریں۔ اور پھر آپ کی شفاعت کو قبول کر کے اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ جو اس کے اعمال میں رہ گئی ہوگی۔ اب کیا کوئی صحیح الدّماغ انسان اس عقیدہ پر اعتراض کر سکتا ہے۔ یا اسے کسی پہلو سے قابلِ طعن بنا سکتا ہے۔ مگر تعصب اور عداوت انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے ہیں۔ اور انسان حقیقتِ حال پر غور کئے بغیر کچھ کا کچھ کہتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال معترض عیسائیوں کا ہے۔ مسلمانوں کی باتیں وُہ مانتے نہیں۔ اور اپنی کتابوں پر وُہ غور نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کی الہامی کتب بھی شفاعت کو تسلیم کرتی ہیں۔ گو کسی اور رنگ میں۔ مثلاً فرعون پر جب ٹڈیوں کا عذاب آیا تو لکھا ہے:۔

"فرعون نے مُوسٰے اور ہارون کو جلد بلایا۔ اور کہا۔ کہ میں خداوند تمہارے خدا کا۔ اور تمہارا گنہگار ہوں۔ سو اب میں تمہاری منت کرتا ہُوں۔ فقط اس مرتبہ میرا گناہ بخشو۔ اور خداوند اپنے خدا سے شفاعت کرو۔ کہ فقط اس موت کو مجھ سے دُور کرے۔ چنانچہ وہ فرعون پاس سے نکل گیا۔ اور خداوند سے شفاعت کی۔ اور خدا نے پچھوا آندھی بھیجی۔ جو ٹڈیوں کو لے گئی۔ اور دریائے قلزم میں ڈال دیا۔ اور مصر کے تمام اطراف میں ایک ٹڈی نہ رہی" (خروج $\frac{۱۰}{۱۶-۱۹}$)

غور فرمایئے۔ فرعون اور اس کا لاؤ لشکر ٹڈیوں سے بُری طرح پریشان ہے۔ وُہ اسے ہلاک کرنے سے کلیتہً عاجز آچکا ہے۔ لاچار ہوکر حضرت موسٰےؑ اور حضرت ہارون کو بلاتا ہے اور منت و عاجزی کرتے ہُوئے کہتا ہے۔ اپنے خدا سے میری شفاعت کرو۔ وُہ میرے قصُور کو معاف کرے اور مجھے اس بلا سے نجات بخشے۔ وُہ شفاعت کرتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ عذاب ٹل جاتا ہے اگر عیسائی اس شفاعت کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو عالم ثانی میں شفاعت کا انکار اگر ان کی حماقت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

پھر استثنا رباب ۹۔ میں حضرت مُوسٰے علیہ السلام بنی اسرائیل کو وُہ کئی مواقع یاد دلاتے ہیں۔ جبکہ وُہ اپنے افعالِ شنیعہ کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے عذاب کے مستحق ہو گئے تھے۔ مگر حضرت موسٰے علیہ السلام کی شفاعت نے ان کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ چنانچہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے ایک بات اُنہیں وہ یاد دلائی ہے۔ جبکہ انہوں نے آپ کی غیر حاضری میں بچھڑے کو معبود بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی تھی جس پر خدا تعالےٰ نے سخت غضبناک ہُوا۔ اور اس نے حضرت موسٰے علیہ السلام سے کہا:۔

"اُٹھ اور یہاں سے نیچے جا کیونکہ تیری قوم جسے تو مصر سے نکال لایا۔ خراب ہوگئی۔ وُہ اس راہ سے جو میں نے انہیں بتائی۔ جلد باہر ہو گئے۔ انہوں نے اپنے لئے ایک مورت ڈھال کی بنائی۔ . . . . . میں نے اس قوم کو دیکھا۔ اور دیکھ یہ گردن کش قوم ہے۔ چھوڑ مجھے تاکہ میں انہیں ہلاک کروں۔ اور ان کا نام آسمان کے نیچے سے مٹا ڈالوں" (استثنار $\frac{۹}{۱۲-۱۴}$)

حضرت مُوسٰے علیہ السلام پر اس وحیٔ الٰہی سے اس قدر خوف طاری ہُوا۔ کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں آگے کی طرح سے چالیس دن اور چالیس رات تک خداوند کے آگے گرا پڑا رہا۔ میں نے نہ روٹی کھائی۔ نہ پانی پیا۔ ان سب گناہوں کے سبب سے کہ تم نے کئے۔ جبکہ تم نے خداوند کے آگے ایسی بُرائی کی۔ کہ اُسے غصے میں لائے۔ کیونکہ میں خداوند کے قہر اور تیز غصے سے ڈرا۔ کہ وُہ تم پر بہت غصے تھا۔ اور تمہیں نابُود کیا چاہتا تھا۔ لیکن خداوند نے اس وقت بھی میری سُنی" (استثنار $\frac{۹}{۱۸-۲۰}$)

گویا آپ کی شفاعت کی برکت سے بنی اسرائیل اس عذاب شدید سے جو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے آنے والا تھا۔ محفوظ ہو گئے۔ اور خُدا نے ان کو بچا لیا۔

اسی طرح حضرت موسٰے علیہ السلام ایک اور واقعہ بھی انہیں یاد دلاتے ہیں۔ جبکہ وُہ خدا تعالےٰ کے حکم سے پھر گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ان پر عذابِ الٰہی آنے لگا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں خداوند کے سامنے چالیس دن۔ اور چالیس رات گرا پڑا رہا۔ جیسا کہ آگے پڑا تھا۔ کیونکہ خداوند نے فرمایا تھا۔ کہ میں ان کو ہلاک کروں گا" (استثنار $\frac{۹}{۲۵}$)

گویا بنی اسرائیل اپنی نافرمانی سے متواتر غضب الٰہی کا نشانہ بننے کے مستحق ہُوئے۔ مگر اکثر دفعہ خدا تعالےٰ کے اولوالعزم نبی مُوسٰےؑ کی شفاعت کی برکت سے وُہ بچ گئے۔ اگر حضرت موسٰے علیہ السلام بنی اسرائیل کے شافع ہوسکتے ہیں۔ تو یقیناً حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس سے کروڑہا درجے بڑھ کر امتِ محمدیہ کے شافع ہوسکتے ہیں۔ مگر افسوس ایک ہی بات اگر اپنے کسی بزرگ کے متعلق سُنی جائے۔ تو لوگ اسے مان لیتے ہیں۔ مگر دُوسرے کے متعلق وُہی بات تسلیم کرنا ان پر گراں گزرتا ہے۔ بہرحال خواہ کوئی بھی صورت ہو۔ دیانتداری کا یہی تقاضا ہوتا ہے۔ کہ انسان ایسے مواقع پر ہٹ کو چھوڑ کر وُہ راہ اختیار کرے۔ جو عقلِ سلیم کے مطابق ہو عیسائیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ یا تو وُہ اپنی کتب سے شفاعت کا ذکر بالکل نکال ڈالیں۔ یا اسلام کے اس پیش کردہ مسئلہ پر آئندہ اعتراض کرنا چھوڑ دیں۔ اور مان لیں۔ کہ اسلام نے جو کچھ کہا۔ وُہ بالکل صحیح۔ اور درست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے لئے صیغہ مقبرہ بہشتی کا قیام

تمام مخلص احمدی احباب کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض تبلیغ و اشاعتِ اسلام اور بندوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ پورا تعلق پیدا کرنا ہے۔ چونکہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ضروری تھا کہ کچھ اموال ہوں جن سے یہ غرض ہمیشہ پوری ہوتی رہے۔ اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت یہ قربانی مقرر کی کہ ہر شخص کم از کم ۱/۱۰ حصہ اپنی جائداد کا دین اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کرے جس سے پتہ چل سکے۔ کہ وہ اپنے دعوئے ایمان میں راستباز ہے۔ ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ یہ تمام اموال آپ اپنی ذات کے لئے طلب نہیں فرما رہے۔ بلکہ محض تبلیغ کے لئے ایک انجمن کے سپرد کر رہے ہیں۔ تاکہ کسی بدظن کو یہ موقعہ نہ ملے کہ آپ اپنی یا اپنی اولاد کے لئے کوئی مستقل آمدنی کی صورت پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ عملی طور پر اپنے ایمان کا ثبوت دے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس کا دعوئے ایمان محض لفظی اور حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اس وقت جبکہ اسلام پر نازک وقت آپڑا ہے ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس فرض کو جو خدائی ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان پر ڈالا ہے پورا کرے۔ ورنہ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہلانا لاف وگزاف سے زیادہ نہ ہوگا۔ پہلوں سے مال اور جان ہر قسم کی قربانی طلب کی گئی۔ اور وہ بھیڑ بکری کی طرح ذبح کئے گئے۔ مگر ہم سے حضور صرف مالی قربانی طلب کر رہے ہیں۔ اور مالی قربانی بعض حالات میں ایک ادنےٰ قربانی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض لوگ مال کو محض ہاتھ کی میل سمجھتے ہیں۔ جو ملکر اتاری اور پھینکی جاتی ہے کیا اسلام کا سچا شیدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویدار اس چھوٹی سی قربانی سے بھی گریز کرے گا۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم سچے احمدیوں کی فہرست میں شامل نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے آمین اللھم آمین

خاکسار محمد دین بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

۱۰ مئی سے ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء تک ۱۸ اشخاص سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔ جن میں پادری علماء اور عوام لوگ شامل ہیں۔ بعض لوگ احمدیت کے متعلق خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور درس قرآن میں بڑے شوق سے حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد تر ہدایت بخشے۔ اللھم آمین یہاں ایک غیر احمدیوں کی انجمن الجمعیۃ الوصلیہ ہے جس کے ماہوار آرگن Medan Islam نے اپنے مئی کے پرچہ میں میرے دو مضامین شائع کئے ہیں (۱) پردہ اور اسلام اور (۲) اسلامی اور بائیبلی جنگ کا مقابلہ مگر میرا نام صاف طور پر نہیں لکھا۔ یہ انجمن احمدیت کی سخت مخالف ہے۔ مگر ان کے مجلہ کا ایڈیٹر چھپ چھپکر ہمارے ہاں آتا ہے اور مضامین لے جاتا ہے خصوصاً عیسائیوں کے متعلق۔ عام خطوط ۲۲ کی تعداد تک لکھے گئے۔ جنمیں سالانہ رپورٹ مشن سماٹرا گیارہ صفحات اور پریذیڈنٹ اعلےٰ جماعتہائے جاوا کے سوالات کے جوابات ۲۲ صفحات بھی شامل ہیں۔ یہ جوابات ابھی تک ختم نہیں ہوئے۔ درس قرآن کریم اور درس حدیث شریف خطبات جمعہ اجلاس لجنہ کے لیکچر اور ہر ہفتہ کی رات کو دار التبلیغ میں لیکچر وغیرہ کی مجموعی تعداد ۱۹ تک پہنچتی ہے اس ۲۰ دن کے عرصہ میں مزید چار اشخاص بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ گویا اس ماہ میں بیعت کی مجموعی تعداد ۱۹ رہی ہے۔ الحمد للہ خاکسار محمد صادق از میدان

غیر مبایعین اور ختم کا محاورہ

ساری دُنیا جانتی ہے کہ کسی خوبی اور کمال کے کسی پر ختم ہونے کا یہ مفہوم ہوتا ہے۔ کہ شخص ممدوح اس خوبی اور کمال میں یکتا اور بے مثال ہے غیر مبایعین عام طور پر اس بات کے سمجھنے یا کم از کم ماننے سے انکار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن گزشتہ دنوں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی وفات پر جو مقالہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے لکھا ہے اس میں شاہ صاحب کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

”تقریر نہایت مؤثر تھی اپنے آدمی کی قدر دانی اور حوصلہ افزائی ان پر ختم تھی“ (۴ مئی ۱۹۳۹ء)

ایڈیٹر صاحب کا یہ فقرہ کہ ”اپنے آدمی کی قدر دانی اور حوصلہ افزائی ان پر ختم تھی“ صرف ایک مطلب رکھتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے آدمی کی قدر دانی اور حوصلہ افزائی کرنے میں دیگر تمام غیر مبایعین پر سبقت لے گئے تھے۔ اور ان کی وفات پر اب ان کا مثیل موجود نہیں۔ اگر یہ مطلب درست ہے تو ”ختم“ کے معنی بصورت تعریف واضح ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور مطلب ہے تو جناب ایڈیٹر صاحب پیغام اسے واضح طور پر بیان فرمائیں۔ غالباً اس کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے علاوہ سارے غیر مبایعین میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے آدمی کی قدر دانی اور حوصلہ افزائی کرتا ہو۔ اگر خدانخواستہ ان کا یہی مدعا ہے۔ اور وہ ناقدری اور حوصلہ شکنی سے تنگ آچکے ہیں تو اس کی بھی تشریح فرمائیں۔ امید ہے کہ اس سادہ سوال کا جواب گالیوں سے نہ دیا جائے گا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

قابل توجہ سٹیشن ماسٹر صاحب امرتسر و دیگر حکام

امرتسر کے سٹیشن پر چند متعصب مسلمان ریلوے ملازمین ایسے ہیں جو قادیان جانے والے احمدی مسافروں کو جو کہ عام طور پر جاتے ہیں اور خصوصاً جمعہ کے روز نماز ادا کرنے کی غرض سے جلد پہونچنا چاہتے ہیں ان کو بالکل غلط اطلاع دیکر پریشان کرتے رہتے ہیں مثلاً گزشتہ جمعہ کو جبکہ میں بقصد نماز لاہور سے قادیان جارہا تھا۔ میں نے امرتسر کے سٹیشن پر تین چار مسلمان ریلوے ملازمین سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ڈیزل کار سیدھی قادیان جاتی ہے یا نہیں مگر سب نے نفی میں جواب دیا اور کہا کہ بٹالہ تک جاتی ہے اور بٹالہ سے قادیان تک اس کار کی سواریاں نہیں جاسکتیں۔ مگر اتفاقاً میں نے ایک ہندو بابو صاحب سے جو کہ ریلوے کے ملازم تھے دریافت کیا تو انہوں نے پورے وثوق سے بتایا کہ یہ کار جو کھڑی ہے قادیان سیدھی جاتی ہے۔ آپ اس میں اطمینان سے تشریف رکھیں۔ پھر ان ہندو بابو صاحب نے جو کہ نہائت شریف الطبع تھے مجھے ڈیزل کار کا ٹائم ٹیبل دکھایا۔ چنانچہ اس کار سے ۹ بجکر ۵ منٹ پر چلکر قریباً ½ ۱۰ بجے قادیان پہونچا۔ بالکل ایسا ہی واقعہ میرے ساتھ پچھلے ماہ بھی ہوا تھا۔ میں افسران بالا کو اس قسم کی شرارتوں سے جو کہ بعض ادنیٰ اخلاق کے ملازمین کر رہے ہیں مطلع کر کے درخواست کرتا ہوں کہ انکو اس قسم کی شرارتوں سے روکا جائے۔ تاکہ ایک طرف تو پبلک پریشانی سے بچ جائے۔ اور دوسری طرف محکمہ ریلوے بھی نقصان سے محفوظ رہے۔ اگر یہی رویہ ریلوے ملازمین نے امرتسر سٹیشن پر جاری رکھا۔ تو اس سے محکمہ ریلوے کو یقیناً نقصان اٹھانا پڑے گا۔ خاکسار محمد شریف ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی لاہور

بہار پراونشل انجمن احمدیہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

اس دفعہ بہار پراونشل انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ و ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء کو احمدیہ بلڈنگس بھاگلپور شہر میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے اشتہار کے ذریعہ پبلک کو دعوت دی گئی ۲۷ مئی کو مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ صوبہ بہار و اڑیسہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ آپ نے پبلک کے سامنے اسوۂ حسنہ پیش کرتے ہوئے نہایت عام فہم طریقہ پر اجرائے نبوت کے مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اصحاب نے بھی آپ کی تقریر کو پسند کیا۔ اور خاموشی سے سنتے رہے۔ بعض غیر احمدی اصحاب یہ کہتے ہوئے سنے گئے۔ کہ ہمارے علماء ہم لوگوں پر نہایت ظلم کرتے ہیں، کہ ایسی مفید باتوں کے سننے سے روکتے ہیں

۲۸ مئی کی شام کے اجلاس میں جناب سید مولوی حکیم خلیل احمد صاحب نے "اتحاد بین المسلمین" پر اڑھائی گھنٹے تقریر فرمائی۔ اور آیت واعتصموا بحبل اللہ کی تشریح کرتے ہوئے غیر احمدیوں سے پر زور اپیل کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر غور کریں اور آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر کھوئی ہوئی عزت و شوکت دوبارہ حاصل کریں۔ کیونکہ اب سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کے نجات ناممکن ہے

حسن اتفاق سے ۲۹ مئی کو بارہ بجے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل اور مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی بنگال جاتے ہوئے بھاگلپور پہنچے۔ احمدی احباب میں جلسہ کی وجہ سے خدمت اسلام و احمدیت کا جوش تو موجود تھا ہی لیکن علامہ پروفیسر محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے اور دیگر بزرگوں کی حوصلہ افزائی سے جماعت کے احباب پھر جلسہ کو جاری رکھنے پر کمربستہ ہوگئے۔ اشتہار چھپوانے اور تقسیم کرنے کا ایسے تنگ وقت میں موقع تو نہیں تھا۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کے ممبروں نے پھر کر تمام شہر میں جلسہ کی منادی کی۔ مولوی سید وزارت حسین صاحب۔ مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے اور مولوی عباس بن عبد القادر صاحب بی۔ اے آنرز۔ باوجود شدت گرمی شہر کے ہندو مسلمان رؤسائے کے پاس پہنچے۔ اور شمولیت جلسہ کی دعوت دی۔

چنانچہ حسب اعلان ساڑھے سات بجے شام تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب اکثر تعلیم یافتہ تھے۔ مسلمان وکلاء اور معززین کے علاوہ چند ہندو دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے تقریر میں نوجوان طبقہ کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے انہیں مغربیت کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ اور جملہ ارکان اسلام مثلاً نماز روزہ وغیرہ کی حکمت اس عمدگی سے بیان کی کہ تمام سامعین مسحور ہو گئے۔ آخر میں جناب مولوی صاحب نے احمدیت کی کھلی تبلیغ کی۔ اور احمدیت قبول کرنے کی لوگوں کو ترغیب دی۔

۳۰ مئی کی صبح کو احمدی مردوں اور عورتوں کو جمع کرکے نہایت قیمتی نصائح کی گئیں۔ اور شب کو مولوی محمد سلیم صاحب فاضل و مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی۔ ہر دو اصحاب کی تقاریر ہوئیں۔ اور دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔

انہی ایام کے دوسرے اوقات میں بہار کی صوبائی کانفرنس بھی ہوئی۔ بھاگلپور شہر اس کے مضافات اور دیگر مقامات مثلاً مونگھیر۔ اورین۔ مظفر پور اور اڑھ کے احمدی احباب شریک ہوئے۔ آپس کے مفید مشوروں کے علاوہ حضرت مولینا عبد الماجد صاحب۔ مدظلہ العالی امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے جماعت کو قیمتی نصائح کیں۔ اور فرض شناسی کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔

خاکسار۔ غلام مصطفےٰ سیکرٹری تبلیغ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دعا کا

ایک تازہ نشان

جناب سید فرزند حسن صاحب پوسٹ ماسٹر داؤد ضلع سیالکوٹ جو عرصہ قریباً چھ ماہ سے خاص طور پر زیر تبلیغ تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۲ مئی کو وہ احمدی ہوگئے۔ ان کے احمدی ہونے کا واقعہ یوں ہوا۔ کہ خاکسار ۸ اپریل کو بغرض تبلیغ داؤد میں ان کے پاس پہنچا۔ اور ملاقات کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ دوران گفتگو میں دعا کا ذکر چل پڑا۔ میں نے کہا کہ ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اکثر دعائیں خدا تعالےٰ قبول فرماتا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ واقعہ میں خدارسیدہ ہیں۔

اس پر وہ کہنے لگے کہ بس اب میرے تمام شکوک دور ہو سکتے ہیں۔ اور میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو سکتا ہوں۔ بشرطیکہ آپ اپنے حضرت صاحب کو میری طرف سے دعا کا خط تحریر کر دیں۔ کہ اگر آپ کی دعا سے میں ماہ مئی ۱۹۳۹ء میں داؤد سے تبدیل ہو کر اورنگ آباد لگا یا جاؤں (جہاں ظاہری طور پر مجھے کوئی امید نہیں) تو سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ آپ کی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جاؤں گا۔ میں نے اسی وقت تمام واقعہ لکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے خط تحریر کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اچانک ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء کو داؤد سے تبدیل ہو کر اورنگ آباد جانے کا حکم آگیا۔ جب مجھے ان کی تبدیلی کی اطلاع ملی تو میں ۳۱ مئی کو ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے مجھے مبارکباد دی۔ اور کہا کہ اسی وقت میری بیعت کا خط حضرت صاحب کی خدمت بابرکت میں تحریر کر دو۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت کا خط لکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں بھجوا دیا۔

خاکسار محمد علی مبلغ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں!

جماعتوں کی تعلیم و تربیت کا کام نہایت اہم ہے اور اسکی طرف جتنی بھی توجہ دی جائے تھوڑی ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس کام کی طرف خاص توجہ دیں اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو ہدایت فرمائیں کہ وہ ہر گذشتہ ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ سرکلر رپورٹ فارم جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہنچیں تو نظارت ہذا کو لکھ کر منگوا لے۔

ناظر تعلیم و تربیت

اہم ملکی حالات اور واقعات

لکھنؤ کی شیعہ سنّی آویزش

احراریوں نے لکھنؤ کے مسلمانوں میں جو خوفناک خانہ جنگی شروع کر رکھی ہے۔ وہ ابھی ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ آل انڈیا شہرت کے قریباً دو درجن شیعہ و سنّی رہنماؤں نے ایک اپیل شائع کی تھی۔ جس میں اس نہایت ہی شرمناک جنگ کو روکنے کے لئے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ سنّی مسلمان بازاروں میں بصورت جلوس مدح صحابہ پڑھنے کے حق کو اتحاد بین المسلمین کے پیش نظر رضاکارانہ طور پر ترک کردیں۔ اس تجویز کو عام طور پر پسند کیا گیا تھا۔ اور دونوں فریقوں کے ائمہ کو اس سے اتفاق تھا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ یہ اپیل بھی بے اثر ثابت ہو رہی ہے چنانچہ لکھنؤ کے ایک سنّی لیڈر مولوی ظفر الملک صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ تصفیہ کی یہ صورت قابلِ قبول نہیں۔ اور کہ جب شیعوں کو یہ حق ہے۔ کہ حضرت علی۔ حضرت حسن حضرت حسین اور اپنے دوسرے بزرگوں کی مدح و فضیلت کے بیان کے لئے سال میں قریباً سو جلوس نکالیں۔ تو سنّیوں کو سال میں صرف ایک جلوس نکالنے سے کیوں روکا جاتا ہے۔ ۹ر جون کو لکھنؤ میں شیعہ سنّیوں کا باہم فساد ہوگیا۔ امام باڑہ آصف الدولہ کے پاس جو شیعہ ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ دونو فریق ایک دوسرے کے بالمقابل جم کر کھڑے ہوگئے۔ پہلے تلخ کلامی شروع ہوئی جو بڑھتے بڑھتے ہاتھا پائی پر آگئی۔ اور پھر کھلم کھلا لڑائی ہونے لگی ایک شیعہ ہلاک اتین زخمی اور چار سنّی زخمی ہوچکے۔ تو پولیس بھی آن موجود ہوئی۔ لڑائی ہٹائی اور دونو فرقوں کے بہت سے اشخاص کو گرفتار کر کے لے گئی۔

مختصر یہ ہے کہ یہ کشمکش ابھی روز افزوں ہے۔ اور معلوم نہیں کیا کیا نتائج اس سے پیدا ہوں۔ مولانا ابوالکلام آزاد بھی اسے ختم کرانے کے لئے کوشاں ہیں۔ شیعہ انجمن نے سمجھوتہ کی شرائط سے ان کو مطلع کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ کوئی تصفیہ ہو جائے۔

لاہور کی کسان ستیہ آگرہ اور حکومت پنجاب

لاہور میں جو ستیہ آگرہ کسانوں کی طرف سے جاری ہے۔ اس کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے محکمہ اطلاعات پنجاب نے ایک اعلان کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ضلع لاہور کے نئے بندوبست کو اس شورش کے لئے وجہ جواز قرار دیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ اس سے کسانوں پر ناواجب بار ڈالا گیا ہے لیکن جن تحصیلوں میں نیا بندوبست نافذ ہوا ہے ان میں سے بعض مواضع میں تو مالیہ کی رقم کم ہوگئی ہے اور بعض میں قدرے زیادتی ہوئی ہے۔ اور کل رقم ۹۰۸۸ روپیہ بڑھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی قابل غور ہے کہ رقبہ کاشت شدہ میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ اسی طرح آبپاشی کے رقبہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یوں صرف ایک آنہ کا اضافہ ہوا ہے۔ پہلے ان تحصیلوں میں ایک مالیہ گزار اوسطاً گیارہ روپیہ بارہ آنہ ایک پائی مالیہ ادا کرتا تھا۔ مگر اب گیارہ روپیہ تیرہ آنہ ایک پائی کرے گا۔ اس لئے یہ سراسر جھوٹا پروپیگنڈا ہے کہ کسانوں پر ناواجب بوجھ ڈالا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پنجاب کے ہی بعض دوسرے اضلاع میں پرانے بندوبست کے رو سے بھی اس نئے بندوبست کی نسبت مالیہ کی شرح زیادہ ہے۔ پھر ان لوگوں کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مالیہ اراضی کی تشخیص کے بنیادی اصول میں تبدیلی چاہتے ہیں لیکن اس کے متعلق ڈارلنگ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کر چکی ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ مساعد حالات رونما ہونے پر اس کے نفاذ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کا مقصد چھوٹے کسانوں کی امداد ہرگز نہیں۔ جیسا کہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ لوگ حکومت کے ساتھ ان کوششوں میں تعاون کرتے۔ جو وہ اس سلسلہ میں کر رہی ہے۔ یہ لوگ محض شورش چاہتے ہیں۔ اور اسی کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں۔

رعایائے کولہاپور کا وفد گاندھی جی کی خدمت میں

۱۰ر جون کو ریاست کولہاپور کے لوگوں کا وفد گاندھی جی کی خدمت میں بمقام بمبئی حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ ریاستی باشندے حکام سے مل کر حقوق کی گفت و شنید کریں۔ مگر کولہاپور کے حکام تو ہمارے ساتھ بات کرنے کے روادار نہیں۔ اس کے جواب میں گاندھی جی نے کہا۔ کہ راجکوٹ کے قضیہ میں مجھے اس بات کا اچھی طرح علم ہو چکا ہے۔ کہ ریاستی حکام اپنی رعایا سے بات چیت کرنے کے لئے آسانی سے آمادہ نہیں ہو سکتے۔ لیکن ایسی گفت و شنید کیلئے مناسب فضاء کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کولہاپور میں آپ قبل از وقت اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے جو بیان دیا تھا۔ وہ دراصل ریاست ٹراونکور کے لئے تھا۔ اور اس کے حالات کے لحاظ سے وہی ضروری تھا۔ وفد نے کہا۔ کہ آپ تو مناسب فضاء پیدا کرنے اور حکام سے ملاقات کی صورت پیدا کرنے کو کہتے ہیں۔ مگر ہمیں تو دربار نے نوٹس دیا ہے کہ عدالت میں حاضر ہوں۔ ورنہ جائداد ضبط کر لی جائے گی۔ ایسی صورت میں ہم لوگ کیا کریں۔ گاندھی جی نے انہیں کہا کہ آپ لوگوں کو عدالت کی حاضری پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن شاندار بات یہی ہے کہ جائداد ضبط کرائی جائے۔ اور پھر ریاست کے باہر رہ کر کام کیا جائے ایسی ریاستوں میں جہاں کی حکومت آئینی نہ ہو۔ اور جہاں کوئی قانون نہ چل سکتا ہو جائداد میں رکھنا ہی میرے نزدیک گناہ ہے۔ آپ کو اس بات پر یقین رکھنا چاہیئے کہ پبلک کی تائید و حمایت اسی کو حاصل ہوتی ہے۔ جو قربانی کرتا ہے۔ آخر میں گاندھی جی نے یہ بھی کہا کہ اگر ریاست کے لوگ سول نافرمانی کے لئے تیار ہوں تو مجھے اس کی اجازت دینے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن جب تک مجھے یہ یقین نہ ہو جائے۔ کہ پبلک میں اس کی اہلیت موجود ہے میں اجازت نہیں دے سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیر صاحب گولڑہ پر قاتلانہ حملہ

راولپنڈی ۱۱ر جون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گولڑہ کے پیر غلام محی الدین صاحب کار میں سات دیگر اشخاص کے ہمراہ گولڑہ کو جا رہے تھے۔ کہ رستہ میں پُراسرار حملہ آوروں کی ایک جماعت نے ان پر فائر کئے۔ اور مختلف سمتوں سے کئی گولیاں چلائیں۔ جو موٹر کے ہڈ اور باڈی کو لگتی رہیں۔ اور انہیں چھیدتی ہوئی نکلتی گئیں۔ لیکن سواریوں میں سے کسی کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں۔ حملہ آوروں نے حملہ کے مقام سے تھوڑے فاصلہ پر ایک بیل گاڑی کھڑی کر کے رستہ کو بھی روکنے کی کوشش کی تھی۔ مگر گولیوں سے ڈر کر بیل پہلے ہی بھاگ گئے اور اس طرح موٹر کا رستہ صاف ہوگیا۔ اور یہ پارٹی صحیح و سالم نکل گئی معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور مقررہ پروگرام کے مطابق اسی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کی

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ مینیجر

شرق اردن اور برطانیہ کا نیا معاہدہ

شرق اردن ایک عرب ریاست ہے جس پر حکومت برطانیہ کی نگرانی ہے۔ پہلے اس کی حیثیت کچھ نہ تھی۔ حتیٰ کہ اسے اپنی فوج رکھنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ خارجہ پالیسی بھی اس کے اپنے اختیار میں نہ تھی۔ لیکن اب توفیق پاشا ابوالہدیٰ وزیر اعظم کی کوششوں سے جو لنڈن گئے ہوئے تھے۔ ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ اور وزیر اعظم کی طرف سے پیش کردہ شرائط کو حکومت برطانیہ نے تسلیم کر لیا ہے۔ اس کے مطابق شرق اردن اپنی باقاعدہ اور منظم فوج رکھ سکتا ہے۔ نیز اسے اختیار دیدیا گیا ہے۔ کہ جہاں چاہے۔ اپنے سفارت خانے قائم کر سکے۔ وہاں اب ایسی وزارت قائم کی جائے گی۔ جس کے ارکان اپنے اپنے محکموں کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور سب امیر عبداللہ والئے شرق اردن کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

اس معاہدہ کی تکمیل پر امیر موصوف نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اپنی رعایا کو اس معاہدہ سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ نے ہمارا ہاتھ مضبوط کر دیا۔ اور آزادی کی طرف قدم بڑھانے کا ہمیں موقعہ عطا کیا ہے۔ میری رعایا نے بھی نازک مواقع پر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی ہے۔ جس کے لئے میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمیں حکومت برطانیہ پر کامل اعتماد ہے۔

مئی ۱۹۳۹ء کے وسط میں شرق اردن میں عربوں کی بغاوت کی خبریں آئی تھیں اور امیر عبداللہ کے خلاف بہت پُرجوش مظاہرے کئے جا رہے تھے۔ جس نے برطانوی ہائی کمشنر مقیم فلسطین سے امداد کی درخواست کی تھی۔ یہ بغاوت فرو ہو چکی ہے۔ اور اب بالکل امن و امان ہے۔

چین وجاپان کی جنگ اور مغربی جمہوریتیں

چین کے ایک مشہور جرنیل لی سنگ جین نے ایک اخباری نمائندہ سے دوران گفتگو میں کہا۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جاپانیوں نے ہمارے بعض شہروں پر قبضہ کر لیا ہے مگر جب وہ آگے بڑھتے ہیں۔ تو پچھلا علاقہ ان کے قبضہ سے نکل جاتا ہے۔ ہم نے ان کو شکست فاش دینے کا عزم کر رکھا ہے لیکن فی الحال ان پر عام حملہ کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ اسی طرح چھوٹے چھوٹے حملوں سے اور اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان کو تھکا دینا چاہتے ہیں۔ جب وہ حملے کرتے کرتے تھک کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت ہم ان پر حملہ کر دیتے ہیں۔ سارے چین میں جاپانی افواج کے تین ڈویژن پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر ہماری باقاعدہ وبے قاعدہ فوجوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ بات صحیح ہے۔ کہ ہماری قوت مدافعت روز بروز کمزور ہو رہی ہے۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ جنگ کے خاتمہ تک چین بالکل پامال ہو چکا ہو۔ لیکن ہم نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ نہ تو جاپانیوں کی غلامی قبول کریں گے اور نہ اپنی آزادی فروخت کر کے ان سے صلح کریں گے۔ ہم پر اس جنگ کی وجہ سے اسوقت جو بوجھ پڑ رہا ہے وہ ہماری طاقت برداشت سے بہت زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود کسی حصہ سے بھی صلح کی آواز بلند نہیں ہوئی۔ آپ نے یورپ کی جمہوریتوں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا اگر مشرق بعید میں اس جنگ کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی گئی۔ اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف کوئی موثر قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو یہ جنگ ساری دنیا کے لئے تباہی کا پیغام ثابت ہوگی۔ یورپ کی جمہوریتوں کو اس وقت موجودہ مدبرین کی نسبت زیادہ دور اندیشی اور معاملہ فہم مدبروں کی ضرورت ہے۔ اور وہ چین وجاپان کے سوال کو جس رنگ میں بھی حل کریں گی۔ اس سے لازماً خود بھی متاثر ہوں گی۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد علی ولد گاما ہیا ذات جٹ سکنہ سکھو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳ اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شمشیر سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی
چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

احباب کے لئے نادر علمی تحفے

بکڈپو تالیف و اشاعت نے اس سال خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی نایاب کتب دوبارہ طبع کرائی ہیں۔ اور پہلے کی نسبت ان کی قیمتیں بہت ہی کم رکھی ہیں اور بعض جدید کتب بھی طبع کرائی ہیں جو احباب کیلئے ازحد مفید ہیں نیز بکڈپو تالیف و اشاعت نے اس سال سلور جوبلی کی خوشی میں اپنی کتب کی سابقہ قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ جدید مطبوعات اور نایاب مطبوعات کی فہرست مع قیمت سابقہ اور موجودہ درج ذیل ہے۔ جس سے خود احباب قیمتوں کی رعایت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۱) براہین احمدیہ حصہ پنجم سابقہ قیمت اڑھائی روپیہ	موجودہ قیمت	ایک روپیہ
(۲) تریاق القلوب سابقہ قیمت ساڑھے تین روپیہ	موجودہ قیمت	ایک روپیہ
(۳) شہادت القرآن سابقہ قیمت دس آنہ	موجودہ قیمت	چار آنہ
(۴) لیکچر لاہور سابقہ قیمت چار آنہ	موجودہ قیمت	دو آنہ
(۵) لیکچر سیالکوٹ سابقہ قیمت ساڑھے چار آنہ	موجودہ قیمت	دو پیسے
(۶) بخاری شریف مترجم باشرح پارہ اول و دوم	قیمت فی حصہ	بارہ آنہ
(۷) تمدن اسلام۔ اسلامی تمدن کا صحیح نقشہ	قیمت	تین آنہ

(۸) حدیث النبی۔ ایک سو احادیث کا مجموعہ بچوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید قیمت دو آنہ

(۹) سوورنز آف دی سیرت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ قیمت مجلد ۱۲ بے جلد ۸

(۱۰) ہدایت نامہ تعلیم و تربیت۔ سکرٹریان تعلیم و تربیت کے لئے لائحہ عمل قیمت ۲

احباب کا فرض ہے کہ اس رعایت سے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاویں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان بیش بہا خزائن کو سستے داموں خرید کر کثرت سے اغیار میں تقسیم کریں۔

(نوٹ) تفصیل کیلئے مکمل فہرست کتب ایک آنہ کا ٹکٹ ارسال کر کے بکڈپو سے طلب کریں۔

نعمت اللہ مہتمم طبع و اشاعت بکڈپو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مولا بخش ولد نتھو ذات ارائیں سکنہ ڈھڈیالہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے ۳۰ 8/39 مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵-۶-۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیرمین
مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ برکت اللہ ولد خیر الدین ذات ارائیں سکنہ کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے ۲۵ 8/39 مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵/۶/۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے۔ چیرمین
مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیویارک ۱۱ جون - ملک معظم اور ملکہ معظمہ آج صدر روز ویلٹ کی ذاتی جاگیر میں تشریف لے گئے - اور شام تک وہیں رہے - اس کے بعد کینیڈا روانہ ہو گئے -

پشاور ۱۱ جون - اکوڑہ خٹک کے دیہاتیوں اور خاکساروں میں شدید فساد ہو گیا بیس اشخاص زخمی ہوئے اور آٹھ کو شدید ضربات آئیں خاکسار ایک مسجد میں نماز پڑھنا چاہتے تھے کہ امام مسجد نے مزاحمت کی - اس پر فساد ہو گیا - کلہاڑیاں اور بیلچے استعمال کئے گئے - خاکساروں کے ۲۳ سائیکل چکنا چور ہو گئے - اس ہنگامہ میں پولیس کا سب انسپکٹر بھی مجروح ہو گیا -

وی آنا ۱۱ جون - ہٹلر بالکل غیر متوقع طور پر یہاں پہنچا ہے - برلن میں یہ اطلاع شائع کی گئی تھی - کہ وہ سیر کے لئے برچیگاڈن جا رہا ہے -

لکھنؤ ۱۱ جون - کل شام ہندوؤں کی برات باجے کے ساتھ گذر رہی تھی کہ ایک مسجد کے قریب فرقہ وار تصادم ہو گیا - مگر پولیس نے فوراً حالات پر قابو پا لیا - اور سات گرفتاریاں عمل میں آئیں -

دہلی ۱۰ جون - آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ریاست حیدر آباد کے ساتھ گفتگوئے مصالحت نہیں ہو رہی - اور نہ ہی اس میں گاندھی جی یا کسی اور کی مداخلت کا سوال پیدا ہوتا ہے -

بنوں ۱۱ جون - ایک قبائلی گروہ نے شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر فوجی حدود میں داخل ہو کر بہت سے مکانات نذر آتش کر دیئے اور گولیاں برساتے ہوئے آدھ گھنٹہ کے بعد واپس ہو گئے -

کلکتہ ۱۱ جون - سر رابرٹ ریڈ گورنر بنگال آج بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو گئے - نئے گورنر سر جان ووڈہیڈ کل صبح حلف لیں گے -

ڈیرہ دگنڈھ ۱۱ جون - ڈگبوئی میں مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں چونکہ فساد کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے حکم دیا گیا تھا - کہ کوئی شخص کھکھری پاس نہ رکھے معلوم ہوا ہے کہ گورکھوں نے حکومت آسام کو نوٹس دیا ہے - کہ اگر ۳۰ جون تک کھکھری پر سے یہ پابندی دور نہ کی گئی - تو وہ ستیہ گرہ کریں گے

پشاور ۱۱ جون - گاندھی جی کی چیلی مس میراں بہن ایبٹ آباد میں ایک کھدر سٹور کھولنے کا انتظام کر رہی ہیں جس میں زیادہ تر ادنیٰ کپڑا بنا جائیگا اس سکیم پر فی الحال ساٹھ ہزار روپیہ لگایا جائے گا -

پراگ ۱۱ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی بوہیمیا میں جرمن پولیس اور چیکوں میں جو لڑائی ہوئی اس میں ایک چیک ہلاک ہو گیا - جرمن اور چیک حکام نے اس واقعہ کے متعلق مشترکہ تحقیقات کر لی ہے - اور تمام متعلقہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے

پشاور ۱۱ جون - وزیر اعظم سرحد کے بیٹے خان عبید اللہ خان کو جنہیں ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی ہے - بی کلاس دی گئی ہے - مفتی آباد ستیہ گرہ میں تین روز سے کوئی گرفتاری نہیں ہوئی گویا تحریک فی الحال بند ہے -

لکھنؤ ۱۱ جون - سات سر کردہ شیعہ اصحاب کا ایک وفد مولانا ابو الکلام آزاد سے ملنے کے لئے کلکتہ روانہ ہو گیا - تا تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا جا سکے -

لنڈن ۱۱ جون - معلوم ہوا ہے کہ جرمن پولیس افسر کے قتل کے سلسلہ میں جرمن پولیس کے ایک ہزار آدمیوں نے سارے شہر کا محاصرہ کر رکھا ہے بلکہ کئی چیکوں کو گرفتار کر کے خفیہ طور پر پھانسی دیا جا چکا ہے - تمام ملک میں دہشت طاری ہے - اور چیکوں کو ملک سے باہر جانے کی بھی اجازت نہیں - چیکوں کا بیان ہے - کہ افسر مذکور کا قاتل دراصل ایک جرمن ہی ہے -

پشاور ۱۱ جون - کٹھہ پولیٹیکل کانفرنس میں جو مسٹر خوشحال ہلاک ہوا تھا - اس کے ماتم میں مردان میں مکمل ہڑتال کی گئی - اور اس کی یادگار قائم کرنے کا سوال بھی در پیش ہے -

کلکتہ ۱۱ جون - صدر کانگرس نے چیڑا میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ کانگرس میں پیدا شدہ فسادات ہمارے لئے مایوسی کا موجب نہیں ہونے چاہئیں - کیونکہ وہ بہت جلد دور ہو جائیں گے

ٹوکیو ۱۱ جون - ٹانسٹن کی برطانوی اور فرانسیسی بستیوں کو شہر سے الگ کرنے کے لئے جاپان گورنمنٹ نے یہ اقدام کیا ہے - کہ سرکاری دفاتر وہاں سے منتقل کر رہی ہے - کسٹمز کے متعلق بھی اسی طرح کیا جا رہا ہے - جاپانی فرمیں اپنا کاروبار بھی وہاں سے جاپانی بستی میں منتقل کر رہی ہیں - صورت حالات انتہائی طور پر تشویشناک ہے -

سرائے کیلا ۱۱ جون - ریاست ہذا کے راجہ صاحب نے اعلان کیا ہے - کہ وہاں لیجسلیچر ریاستی پنچائتیں اور لوکل باڈیز وغیرہ قائم کی جائیں گی جن کے پچاس فی صدی ممبر منتخب ہوا کریں گے ریاست کی آمد کا ستر فیصدی نظم و نسق پر خرچ کیا جائے گا - نیز ریاست کے لئے ایک ہائیکورٹ کے قیام کا بھی اعلان کیا ہے -

لکھنؤ ۱۱ جون - اسمبلی کے پاس کردہ موٹر سپرٹ ٹیکس کے بل کو گورنر کی منظوری حاصل ہو گئی ہے -

لاہور ۱۱ جون - مسٹر بوس آل انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس میں شمولیت کے لئے ۱۶ جون کو یہاں پہنچیں گے

بیت المقدس ۱۱ جون - مقامی ڈاکخانہ کے بڑے ہال میں دو بم پھٹ گئے - اور آٹھ اشخاص شدید مجروح ہوئے - تین انگریز بھی سخت زخمی ہوئے عمارت کا بہت سا حصہ تباہ و برباد ہو گیا

ٹوکیو ۱۱ جون - جاپان گورنمنٹ نے ایک قانون بنا دیا ہے کہ یونیورسٹی اور درسگاہوں کے نواح میں جو ہوٹل واقع ہیں - ان میں ۳۵ سال سے کم عمر کی کوئی عورت ملازم نہیں رکھی جا سکتی

برلن ۱۱ جون - پولینڈ کے ساتھ جرمنی کے سمجھوتہ کی افواہوں کی حکومت جرمن نے سرکاری طور پر تردید کی ہے

دہلی ۱۱ جون - جے پور کے مسلمانوں اور ریاست کے مابین سمجھوتہ کی جو کوشش ہو رہی تھی - وہ ناکام رہی ہے - اس لئے مسلم کانفرنس ریاست ہائے راجپوتانہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۶ جون سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی جائیگی

نہ ڈاکٹر ہے نہ حکیم

میں نہ ڈاکٹر ہوں نہ حکیم ایک معمولی ریلوے تار بابو ہوں - مجھے ایک مہاتما جی نے ایک نسخہ بتلایا ہے جس کے کھانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں - اب نہ خضاب کی ضرورت نہ تیل کی خواہ کسی وجہ سے سفید ہو گئے ہوں جس صاحب کو ضرورت ہو قیمت فی بکس ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ روپے بکس منگوانے پر محصول ڈاک معاف - نسخہ ہمراہ پارسل مفت تاکہ آئندہ کیلئے خود تیار کر سکیں - جلد منگوائیے ملنے کا پتہ

لیسٹ تار بابو معرفت

انگلش واچ کمپنی لودھیانہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو - پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے - جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے - اور ایڈڈ بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں - فیس بہت ہی ہوا لی جاتی ہے - پراسپکٹس مفت ملتے ہیں - (مینیجر)

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah